بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کے بارے میں جو آٹھ نکاتی پالیسی کا اعلان کیا ہے، وہ حکومت کی پالیسی، فلسفے اور پاکستان میں اقلیتوں کے مقام اور کردار کے بارے میں مستقبل کے نقطۂ نظر اور عزم کا اظہار ہے۔ ہر ذی شعور پاکستانی نے اس اعلان کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ اعلان اسلامی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں آبادی کی واضح اکثریت اسلام پر عمل پیرا ہے اور پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہے، جو دوسرے مذاہب کے لوگوں کے ساتھ بھی رواداری، انصاف اور ہمدردی کا درس دیتا ہے، اس لیے اقلیتوں کے حقوق و مفادات کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کی پوری حق رسی کی ضمانت دی گئی ہے۔ یہ اعلان اقلیتوں کی دو روزہ کانفرنس کے اختتام کے ایک روز بعد کیا گیا۔ پاکستان میں اجتماعیت کے لحاظ سے اپنی نوعیت کی یہ اولین اور منفرد کانفرنس تھی، جو اقلیتوں کے بارے میں ہوئی۔ قبل ازیں اقلیتوں کی ایک کانفرنس ۱۹۷۳ء میں ہوئی تھی۔ مگر اس بار کانفرنس ملکی سطح پر زیادہ شان و شوکت سے ہوئی۔ اس کا اہتمام و انصرام وزارتِ مذہبی امور، اقلیتی امور اور بیرونِ ملک پاکستانی نے کیا اور اس میں ملک کے ساڑھے تین سو مندوبین نے شرکت کی۔ اقلیتوں کی تقریبات کا آغاز سرکاری سطح پر یکم جون سے ہوا اور ۱۲-۱۳ جون کو دارالحکومت اسلام آباد میں اقلیتی کانفرنس کے اہم

اجلاس ہوئے۔ آخری اجلاس میں وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے خطاب کیا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے کہا کہ حکومت اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گی، جب تک کہ اقلیتوں کے تمام طبقوں کو اکثریتی فرقوں کی طرح قومی تعمیرِ نو کے کاموں میں شریک نہیں کر لیا جاتا۔ انھوں نے مزید کہا کہ بانیٔ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے قوم کی وحدت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستانی خواہ کسی قوم یا نسل سے ہوں، پاکستانی کی حیثیت سے سب برابر ہیں اور پاکستانی اقلیتوں نے ہمیشہ ثابت کیا ہے کہ انھیں پاکستان کی فلاح و بہبود اسی طرح عزیز ہے جس طرح دوسرے محبِ وطن پاکستانیوں کو۔ وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے اس خطاب میں اس تاریخی اعلان کا بھی انکشاف کیا، جو دوسرے روز سرکاری طور پر جاری کیا گیا۔ اعلان کے آٹھ اہم نکات یہ ہیں:

۱۔ اقلیتیں پاکستانی قوم کا جزو لاینفک ہیں۔

۲۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرنا حکومت کا فرض ہے۔

۳۔ اقلیتیں پاکستانی قوم کے پاس مقدس امانت ہیں اور ان کے حقوق و مفادات کا قانون کے مطابق مکمل تحفظ کیا جائے گا۔

۴۔ اقلیتوں کو ان کے مذہبی اور ثقافتی تشخص پر اثر انداز ہوئے بغیر انہیں قومی زندگی کے عمومی شعبوں میں شامل کیا جائے گا۔

۵۔ صحافی اقلیتوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کی پیروی کریں گے۔ کیونکہ دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے بارے میں رسول خدا صلعم نے ہمیشہ بُردباری اور فراخدلی کا مظاہرہ کیا۔

۶۔ معاشرہ کے غیر مراعات یافتہ طبقوں کی مدد و اعانت کے لیے خصوصی اقدامات کیے جائیں گے اور اس ضمن میں مذاہب، رنگ یا ذات کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔

۷۔ اقلیتوں کے بیشتر مسائل و مشکلات بھی وہی ہیں، جو اکثریتی طبقہ کی ہیں۔ لہٰذا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ غربت و افلاس کے خلاف جنگ کی جائے۔ اقتصادی و معاشرتی ناانصافیوں سے جنم لینے والی بدبختی کا خاتمہ کیا جائے اور پاکستان کے تمام لوگوں کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔

۸۔ اقلیتوں کے مذہبی و ثقافتی اداروں کا تحفظ کیا جائے اور انہیں پارلیمنٹ، وفاقی اور صوبائی ملازمتوں میں حقوق کے مطابق نمائندگی دی جائے۔

یہ آٹھ نکات کسی نقطۂ نظر سے بھی اسلام سے متصادم نہیں ہیں ـــــ اقلیتوں کی اس عظیم کانفرنس کے انعقاد کا تمام تر سہرا وفاقی وزیر جناب مولانا کوثر نیازی کے سر ہے۔ جنہوں نے وزیر اعظم پاکستان کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے یہ کانفرنس منعقد کی اور تقریباً دو ہفتوں تک شبانہ روز اقلیتوں کی تقریبات میں بنفس نفیس شریک رہے۔ اس موقع پر جناب مولانا کوثر نیازی نے بھی اقلیتوں کو یقین دلایا کہ حکومت ان پر مکمل اعتماد کرتی ہے، کیونکہ اقلیتی فرقہ کے لوگ بھی پاکستان کے دوسرے شہریوں کی طرح وفادار شہری ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتوں کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے اگرچہ ان کی تعداد کم ہے، مگر پاکستان کے مسلمانوں کی اکثریت اس قلیل تعداد سے ہی سمجھتی ہے۔ اس لیے کہ کسی ملک میں ایک ہی نظریہ اور ایک ہی مذہب کے لوگ نہیں ہوتے اور رہتی دنیا تک یہ تنوع رہے گا۔ آپ نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ حکومت اقلیتوں کے لیے ایک مشاورتی اور ثقافتی کونسل قائم کر رہی ہے تاکہ قومی سطح پر اشتراک عمل کا احساس ہو سکے۔ اس کے علاوہ عوامی حکومت اقلیتوں کے لیے ستمبر کے مہینے سے ایک جریدہ بھی شائع کرے گی اور اقلیتوں کے لیے ایک ثقافتی مرکز قائم کیا جائے گا۔ بنا بریں اقلیتوں کی کانفرنس اور تقریبات ہر سال منعقد ہوا کریں گی ـــــ جناب مولانا کوثر نیازی کے ان خیالات سے بھی اس آٹھ نکاتی سرکاری اعلان کی تائید ہو جاتی ہے جو حکومت نے جاری کیا ہے۔

اس امر میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ دنیا کے جن ممالک میں اقلیتوں کا وجود ہے، وہاں اقلیتوں کی ترقی و بہبود کی ذمہ داری ہمیشہ اکثریت پر عائد ہوتی ہے کیونکہ اکثریت ہی تعداد کے باعث برسر اقتدار ہوتی ہے اور وہ اپنی وسیع النظری اور وسیع القلبی کے باعث کبھی اقلیتوں کے مسائل سے روگردانی نہیں کرتی۔ پاکستان کو یہ فخر حاصل ہے کہ یہاں کی اقلیتیں مکمل آزاد ہیں اور ان ملکوں کے مقابلہ میں جو سیکولرازم کے دعویدار ہیں اور جہاں آئے روز مسلمانوں کا خون آب ارزاں کی مانند بہتا ہے۔ پاکستان میں کبھی کوئی مذہبی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ قائد اعظم کے ارشادات کا جو حوالہ وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اپنی تقریر میں دیا ہے اور جسے سرکاری اعلان میں بھی دہرایا گیا ہے، وہ بھی اس مسئلہ کی اہمیت کو دوچند کر دیتا ہے۔ قائد اعظمؒ نے پہلی دستور ساز اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے ۱۱ راگست ۱۹۴۷ء کو تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ مذہب، نسل یا فرقہ کے امتیاز کے بغیر ہم سب ایک پاکستانی ہیں، ہمارا تعلق خواہ کسی بھی مذہب، فرقہ یا نسل سے ہو، اس کا سلطنت کے امور سے کوئی تعلق نہیں ـــــ اور یہ حقیقت قیام پاکستان سے اب تک عیاں رہی ہے۔ حال ہی میں پاکستان کا جو وفاقی

دستور بنایا گیا ہے۔ اس میں اقلیتوں کے حقوق کی پہلے کی بہ نسبت زیادہ تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے اور آٹھ نکاتی اعلان اس دستور پر عمل درآمد کی ایک اہم کڑی ہے۔

آٹھ نکاتی اعلان میں بانیِ پاکستان قائدِاعظم کی یقین دہانیوں کے اعادہ اور پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو حرزِ جاں بنانے کی طرف بلیغ اشارات کیے گئے ہیں۔ بلاشبہ ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ دنیا کا پہلا تحریری دستور "میثاقِ مدینہ" ہے، جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بے مثال بصیرت، دانش و حکمت اور تدبر کی بدولت مدینہ کے تمام لوگوں، خاص طور پر یہودیوں کے ساتھ مسلمہ عالمی اصولوں کے تحت دستخط ثبت فرمائے۔ اس دستور کا مقصد نسلی اور مذہبی اختیارات کو ختم کرنا، مسلم قومیت و یکجہتی کو فروغ دینا اور جملہ اقوام کی تہذیب و ثقافت کو نشو و ارتقاء کے سلسلے میں باہمی اشتراکِ عمل کو ممکن بنانا تھا ـــــ یہ تحریری معاہدہ تاریخِ اسلام کا ایک انقلاب آفریں واقعہ ہے۔ اس نے سرزمینِ عرب میں پہلی مرتبہ لوگوں کی توجہ خود اعتمادی کی زندگی کی طرف مبذول کرائی۔ ان میں قبائل کی باہمی رقابتوں اور خانہ جنگیوں کی بجائے حق و انصاف اور قومی یکجہتی کا شعور پیدا کیا۔ اس معاہدے کا ایک ایک لفظ آج تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔

اِن اوراقِ پارینہ کی روشنی میں حکومتِ پاکستان نے اقلیتوں کے لیے جس آٹھ نکاتی پالیسی کا اعلان کیا ہے، وہ قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر دیتا ہے ـــ اس سے جہاں پاکستانی اقلیتوں کو طمانیتِ قلب محسوس ہوگی، وہاں اسلام کو بھی تقویت پہنچے گی اور ہم یہ بات بعجز و انکسار و فخر و مباہات کہہ سکیں گے کہ پاکستان صحیح معنوں میں ایک اسلامی ریاست بنتا چلا جا رہا ہے۔